قربانی

مؤلف: صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلامؔ خواجگی

کتاب	:	قربانی
مؤلف	:	صاحبزادہ بابا جی محمد نواز غلام خواجگی
کمپوزنگ	:	حافظ محمد سعید احمد خواجگی
باراوّل	:	جنوری 2004ء (تعداد 2000)
باردوم	:	جنوری 2005ء (تعداد 4000)
بارسوم	:	جنوری 2006ء (تعداد 2000)
بارچہارم	:	جنوری 2007ء (تعداد 2000)
بارپنجم	:	نومبر 2008ء (تعداد 5000)
بارششم	:	نومبر 2009ء (تعداد 5000)
بارہشتم	:	اکتوبر 2012ء (تعداد 3000)
ناشر	:	تنظیم حرمت اولیاء
ہدیہ	:	10 روپے

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ، محمدیہ، صدیقیہ، نقشبندیہ، چادریہ، خواجگیہ

مزارِ پُرانوار خواجہ جی سرکارؒ

حق ولی دربار، موہلنوال مین ملتان روڈ، لاہور شریف (23 کلومیٹر) 7541436

واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور ان کی پوری زندگی مبارک امتحانوں اور آزمائشوں میں گزری مگر آپ تمام آزمائشوں میں نہایت ہی ثابت قدم رہے اور صبر وشکر اور توکل کا کامل نمونہ بن کر زندگی گزاری۔ آپ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں طرح طرح کی قربانیاں پیش کرتے رہے اور انہی امتحانوں میں سے ایک بڑا سخت امتحان آپ پر یہ آیا کہ آپ کو حکم الٰہی ہوا کہ اپنے بیٹے کو قربان کر دیں اور آپ اس میں بھی نہایت اعلیٰ و کامل طریقے سے ثابت قدم رہے۔ مختصراً واقعہ کچھ یوں ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے میرے رب مجھے ایک نیک بیٹا عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور تقریباً چھیاسی سال کی عمر میں حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے آپ کو بیٹا عطا فرمایا جو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر شریف بلوغ کے قریب ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بذریعہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکم ہوا کہ اپنے بیٹے کی قربانی پیش کریں۔ چنانچہ آپ نے حکم الٰہی کے آگے خوشی اور رضا سے سرخم کر دیا اور حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو نہلا دھلا کر نئے کپڑے پہنا کر اور خوشبو لگا کر تیار کرو ہم ایک دعوت میں جا رہے ہیں۔ حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو تیار کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری اور رسی لی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ساتھ لے کر جنگل کی جانب چل دیئے۔ تسلیم و رضا کا ایک عجیب اور انوکھا منظر تھا کہ ایک باپ اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر ذبح کرنے کے لئے لے جا رہا تھا۔

شیطان کو یہ بات گوارہ نہیں تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس امتحان میں کامیاب ہو سکیں اس لئے اپنی پوری کوشش کی کہ کسی طرح بہکا دوں۔ وہ یہ سوچ کر کہ سب سے زیادہ نرم دل ماں کا اپنی اولاد کے لئے ہوتا ہے، حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا کہ ان کو تو آسانی سے بہکا دوں گا۔ شیطان نے حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ ابراہیم اور اسماعیل

کہاں ہیں؟ حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ وہ دونوں ایک دعوت میں گئے ہیں۔ شیطان نے کہا کہ نہیں بلکہ وہ تو اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے لے کر گئے ہیں۔ حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمانے لگیں کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ کیا کبھی باپ بھی اپنے بیٹے کو ذبح کر سکتا ہے؟ شیطان نے کہا کہ ابراہیم کا خیال ہے کہ اللہ نے انہیں حکم دیا ہے کہ اپنے بیٹے کو قربان کردو۔ اس پر حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو جواب ارشاد فرمایا اس پر لاکھوں جانیں قربان ہوں۔ صبر وشکر اور تسلیم ورضا کے بلند ترین مقامات پر فائز اللہ ﷻ کی اس محبوب بندی نے فرمایا کہ اگر واقعی انہیں انکے رب نے حکم دیا ہے تو میرے پاس ایک اسماعیل ہے خدا کی قسم ہزاروں اسماعیل بھی ہوتے تو خود اپنے ہاتھوں سے سب کو قربان کر دیتی۔ شیطان بہت پرامید تھا مگر شدید ناکامی کا سامنا ہوا۔ پھر اس نے سوچا کہ اسماعیل کو بہکانے کی کوشش کرتا ہوں اور ان کے پاس چلا گیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بھی وہی سوال وجواب ہوئے جو حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئے تھے۔ تسلیم ورضا کے اس پیکر نے بھی تاریخ انسانیت میں تسلیم ورضا کی مثال قائم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! کہ یہ تو میرے لئے بہت عظمت کی بات ہے کہ اللہ ﷻ نے میری قربانی مانگی ہے اور میں اس کی راہ میں قربان ہونے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اور اگر اللہ ﷻ نے مجھے ہزار جانیں بھی دیں ہوتیں تو مین سب اس پر قربان کر دیتا۔

پھر شیطان یہاں سے بھی ناکام ہوا تو بالآخر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہکانے کی کوشش کی۔ شیطان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر کہنے لگا کہ تم اتنے عقلمند ہو کر بھی اپنے بچے کو ذبح کرنے کے لئے جارہے ہو۔ بڑھاپے میں ایک بچہ ملا وہ بھی ایسا کہ جو حسن وجمال کا پیکر ہے۔ اگر تم نے اسے ذبح کر دیا تو تمہاری نسل مٹ جائے گی۔ اگر اللہ ہی کو راضی کرنا چاہتے ہو تو اور بہت سے طریقے ہیں اور جو تم خواب کو اللہ کا حکم سمجھے بیٹھے ہو لازمی نہیں کہ اللہ ہی کا حکم ہو، یہ شیطانی وسوسہ بھی ہوسکتا ہے اس لئے عقل سے کام لو اور اس ارادہ سے باز آجاؤ۔ آپ جان گئے کہ یہ شیطان ہی ہوسکتا ہے۔ آپ نے اس شیطان کو زمین سے سات کنکریاں اٹھا کر ماریں، تین مرتبہ یہی عمل مبارک دہرایا۔ اللہ ﷻ کو آپ کی ادا اتنی پسند آئی کہ قیامت تک کے لئے اس کو جاری وساری فرما دیا کہ تمام حجاج کرام اسی جگہ پر کنکریاں ماریں۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ارادے کے متعلق بتایا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ اپنے رب کا حکم پورا کریں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ اس کے علاوہ انھوں نے مزید عرض کیا کہ اے ابا جان! میری تین گزارشات ہیں۔ پہلی یہ کہ مجھے ذبح کرنے سے پہلے اچھی طرح باندھ لیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بے خبری میں اپنے اعضاء ہلا بیٹھوں اور آپ کے جسم مبارک اور لباس مبارک پر کہیں میرے خون کے چھینٹے پڑ جائیں اور میں اس بے ادبی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہو جاؤں۔ دوسرا یہ کہ چھری اچھی طرح تیز فرمالیں تاکہ وہ تیزی سے میرے حلق کو کاٹ سکے اور مجھ پر آسانی ہو جائے کیونکہ موت ایک شدید چیز ہے اور تیسرا یہ کہ میری والدہ محترمہ کو میرا اسلام عرض کردیجئے گا اور ہو سکے تو میری قمیض میری والدہ کو لوٹا دیجئے گا تاکہ اسے دیکھ کر وہ زخمی دل کو سکون پہنچا سکیں اور یہ بھی اس لئے کہ ان کا کوئی دوسرا فرزند نہیں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ وصیتیں سن کر محبت سے اپنے بیٹے کا منہ چوم لیا اور خوشی سے آنسو جاری ہو گئے۔

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آدابِ فرزندی

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لٹایا، رسی سے باندھا اور ذبح کرنے کے لئے چھری نکالی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام یہ سوچ کر کہ کہیں محبت کی وجہ سے باپ کے ارادے میں خلل نہ آجائے عرض کیا کہ ابا جان اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیں تاکہ میں آپ کو نظر نہ آؤں اور آپ کو آسانی ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی اور چھری حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن مبارک پر چلائی۔ شاید آسمان نے پہلے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا ہو کہ باپ اپنے بیٹے کی گردن پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے چھری چلا رہا ہو اور دونوں تسلیم و رضا کے پیکر بنے ہوئے ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے چھری نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن کو نہ کاٹا۔ انہوں نے پھر زور لگایا مگر چھری نے پھر نہ کاٹا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غصے میں آکر چھری کو پھینک دیا۔ چھری نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ کاٹو اور مجھے دس مرتبہ حکم فرماتا ہے کہ نہ کاٹو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میں قربان کرنے کے لئے اور میرا بیٹا قربان ہونے کے لئے تیار ہیں تو تو کیوں رکاوٹ بنتی ہے۔ پھر

آپ نے چھری اٹھائی اور زور سے چلائی۔ چھری چلنے سے پہلے ہی حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ عزوجل کے حکم سے ایک ''دنبہ'' لائے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ہٹا کران کی جگہ رکھ دیا۔ یوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دست مبارک سے دُنبہ ذبح ہوگیا۔

اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی قبول فرمالی اور قیامت تک مسلمانوں کے لئے یہ حکم جاری وساری فرمادیا اوراب مسلمان اس روز اللہ عزوجل کی راہ میں جانور قربان کر کے اس سنت کی پیروی کرتے ہیں۔

قربانی کا حکم

قربانی ہر صاحبِ استطاعت پر واجب ہے اور جو مال ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الۡاَبۡتَرُ ۝

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائی پس آپ نماز پڑھیں اور اپنے رب کے نام پر قربانی دیں بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان رہے گا۔

امام الانبیاء، سرورِ دوعالم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے (ابنِ ماجہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد ہے کہ

مجھے یوم اضحیٰ کا حکم دیا گیا۔ اس دن کو اللہ عزوجل نے اس امت کے لئے عید بنایا (ابوداؤد، نسائی)۔

قربانی کا اجر اور فضیلت

سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

1 جس نے خوش دلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی وہ (قربانی اس کے لئے) آتشِ دوزخ سے

حجاب (روک) ہو جائے گی (طبرانی)۔

2 صحابہ ﷺ نے عرض کیا یہ قربانیاں کیا ہیں؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا کہ ہر بال کے مقابل نیکی ہے۔ عرض کیا کہ اون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے (ابن ماجہ)۔

3 یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابنِ آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور کھر وں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام قبول کو پہنچ جاتا ہے لہٰذا اس کو خوش دلی سے کرو (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)۔

4 جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) پیارا نہیں (طبرانی)۔

5 اے لوگو! قربانی کرو اور اس کے خون میں ثواب کی نیت کرو۔ کیونکہ قربانی کا خون اگرچہ زمین پر گرتا ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے (الترغیب والترہیب)۔

6 حضور اقدس ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا کہ اپنی قربانی کے پاس کھڑی ہو کیونکہ قربانی کے خون کے ہر قطرہ کے بدلے تمہارے پچھلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ اجرو ثواب صرف ہم اہلِ بیت کے لئے ہے یا ہمیں اور تمام مسلمانوں کو بھی یہ اجر ملے گا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اجر ہمارے لئے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے بھی ہے (الترغیب والترہیب)۔

افضل قربانی کون سی ہے؟

بہتر ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق بہتر اور اعلیٰ قربانی کرنے کی کوشش کرے مگر یہ نہیں کہ قرض وغیرہ لے کر اعلیٰ اور اچھی قربانی خریدے بلکہ جس قدر مال ہے اس کے مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ قربانی کرنے کی کوشش کرے کیونکہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ

افضل قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو (احمد)۔

بعض لوگ اس لئے اچھا اور مہنگا جانور لاتے ہیں کہ لوگوں میں عزت ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ قربانی کا مقصد لوگوں کو نہیں بلکہ اپنے رب کو خوش کرنا ہے۔ اس کے علاوہ بہتر ہے کہ قربانی کا جانور بوڑھا نہ ہو بلکہ جوان ہو کیونکہ بوڑھے کی نسبت جوان کی قربانی زیادہ پسندیدہ ہے کہ حدیثِ پاک میں ارشاد پاک ہے کہ

بوڑھے جانور کی بجائے اللہ تعالیٰ کو ثنی (جوان) کی قربانی زیادہ پسند ہے (سنن کبریٰ)۔

قربانی کا وقت

قربانی کا وقت دسویں ذوالحجہ کو نمازِ عید کے بعد شروع ہوتا ہے اور بارہویں تاریخ کے غروبِ آفتاب تک رہتا ہے۔ مگر افضل پہلا دن ہے پھر دوسرا دن اور پھر اسکے بعد تیسرا دن فضیلت میں سب سے کم ہے۔ رات کے اوقات میں اگرچہ قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہے۔ جس نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کر لی اس کی قربانی نہیں ہوگی۔ حدیثِ پاک میں ارشاد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں گے پھر اس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پا لیا اور جس نے پہلے ذبح کیا تو اس نے اپنے اہلِ خانہ کے لئے گوشت مہیا کیا اس کو قربانی سے کچھ تعلق نہیں (یعنی اس کی قربانی نہ ہوئی) (بخاری شریف)۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ

جس نے نمازِ عید سے قبل قربانی کی تو اس نے اپنے کھانے پینے کے لئے جانور ذبح کیا اور جس نے نمازِ عید کے بعد جانور ذبح کیا تو اس نے اپنی قربانی مکمل کی اور مسلمانوں کے طریقے کو پا لیا (بخاری شریف)۔

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ نمازِ عید ادا کی۔ جب حضور اقدس ﷺ (عیدگاہ سے) واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے گوشت اور قربانی کے جانور دیکھے کہ انہیں نماز سے پہلے ہی ذبح کر دیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ جس آدمی نے نماز سے قبل جانور ذبح کیا تھا وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا وہ اللہ ﷻ کا نام لے کر ذبح کرے (بخاری شریف)۔

جو قربانی کا ارادہ کرے

جو شخص قربانی کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ یکم ذوالحجہ سے لے کر قربانی کرنے تک نہ اپنے بال اتارے نہ ہی ناخن اتارے کہ حدیثِ پاک میں ارشاد ہے کہ

جس نے ذوالحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کرے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے (مسلم، ترمذی، نسائی، ابنِ ماجہ)۔

مگر یہ بھی ضروری (واجب) نہیں کہ قربانی کے بعد حجامت وغیرہ بنوائے بلکہ اگر کرتا ہے تو مستحب ہے۔

عید کے روز کے چند اعمال

1. جو شخص دسویں ذوالحجہ کو اللہ ﷻ کی رضا کے لئے عید کی نماز سے پہلے کھانے پینے اور جماع کرنے سے اپنے آپ کو روکے رکھے تو اللہ ﷻ اس کے نامۂ اعمال میں ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے (رکنِ دین)۔

2. عیدالاضحیٰ کے دن جو اللہ ﷻ کی رضا کے لئے غسل کرے اس کا ثواب ایسا ہے کہ گویا اس نے دریائے رحمت میں غوطہ لگایا اور اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے (رکنِ دین)۔

3. جو کوئی عیدالاضحیٰ کو نئے کپڑے پہنے اور پرانے کسی فقیر کو دے دے تو اللہ ﷻ قیامت کے دن ستر حلّے نوری بہشت کے اس کو پہنائے گا اور وہ لواء الحمد کے نیچے کھڑا ہوگا۔ (رکنِ دین)۔

4. اگر کوئی شخص اس دن اللہ ﷻ کی رضا کے لئے اور ان فرشتوں کی تعظیم کے لئے جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں، عطر لگائے تو اللہ ﷻ اس کے نامۂ اعمال میں غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتے ہیں (رکنِ دین)۔

5. قربانی کرنے والے عید کے دن قربانی کا گوشت کھائیں اس سے پہلے کوئی چیز نہ کھائیں یہ مستحب ہے مگر قربانی میں دیر ہو یا کوئی اور وجہ ہو تو کچھ اور بھی کھالیں تب بھی کوئی حرج نہیں

ہے (بہار شریعت)۔

ذبح کون کرے؟

ذبح کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان عاقل اور بالغ ہو اور اگر بچہ سمجھ والا ہے تو وہ بھی ذبح کرسکتا ہے۔ اگر قربانی دینے والا ذبح کرنے کے طریقے کو خوب جانتا ہو تو خود ذبح کرے ورنہ کسی دوسرے سے ذبح کروائے اور ذبح کے وقت خود بھی جانور کے پاس موجود ہو کیونکہ حضور اقدس ﷺ اپنی قربانی خود اپنے دستِ اقدس سے ذبح فرماتے اور جب آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قربانی کو ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تو انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی قربانی کے قریب کھڑی ہو جائیں۔

ذبح کا طریقہ

ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کو اچھی طرح کھلائیں پلائیں کیونکہ بھوکا پیاسا ذبح نہیں کرنا چاہیے اور ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کریں۔ اکثر اوقات لوگ قصاب وغیرہ سے ذبح کرواتے ہیں اور وہ بعض اوقات اس بات کا دھیان نہیں رکھتے کہ جس سے جانور ذبح کرنا ہے وہ چھری اچھی طرح تیز ہے کہ نہیں، اس لئے خود چھری دیکھ لیں کہ اچھی طرح خوب تیز ہو تا کہ جانور کی رگیں اچھی طرح جلدی کٹ سکیں اور اسے تکلیف کم ہو کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

جب جانور ذبح کرنے لگو تو چھری یا ذبح کرنے کے آلہ کو اچھی طرح تیز کر لو اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ (مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ)۔

یہ بھی احتیاط کریں کہ چھری کو پہلے ہی تیز کرلیں یہ نہ ہو کہ جانور کو گرانے کے بعد اس کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ ایک شخص بکری کو لٹا کر چھری تیز کرنے لگا تو حضور اقدس ﷺ نے اسے سختی سے ڈانٹا کہ اس بے چاری کو کتنی موتیں دے گا؟ بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کو سزا دی جس نے ایک طرف بکری کو دبا رکھا تھا اور دوسری طرف چھری کو تیز کر رہا تھا۔

پس جانور کو اچھی طرح کھلا پلا کر اور چھری کو تیز کرنے کے بعد جانور کو لایا جائے اور اس کو

بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کی جانب اس کا منہ ہو اور تیز چھری سے جلدی سے ذبح کر دیا جائے۔ ذبح میں چار رگیں کٹنا ضروری ہیں۔ پہلی وہ رگ جس کے ذریعے سانس آتا جاتا ہے، دوسری رگ جس سے خوراک اندر جاتی ہے اور دو خون کی وہ رگیں جو گردن کے اردگرد ہوتی ہیں۔ ان چار رگوں کے کاٹنے سے ذبح ہو جاتا ہے۔ گردن اتنی زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری مہرے تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے۔

ذبح کے وقت کی دعا

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ٥ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ٥ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ٥

اور ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھنا چاہیے۔

اور اگر قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ٥

کھال کب اتاریں؟

بعض لوگ جلدی میں اتنا انتظار کرنا بھی مشکل سمجھتے ہیں کہ جانور کی سانس کا سلسلہ ختم ہو جائے اور حرکت مکمل ختم ہو جائے اور اس سے پہلے ہی جانور کی کھال اتارنے کا کام شروع کر دیا جاتا ہے جو کہ منع ہے۔ اس لئے جب تک اچھی طرح تسلی نہ ہو جائے کہ جانور کی حرکت مکمل رک گئی ہے اور سانس کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے کھال اتارنی نہیں چاہیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے جانور کا سانس بند ہونے سے پہلے کھال اتارنے اور اس کا گوشت بنانے سے منع فرمایا ہے۔

گوشت کی تقسیم

اس عید کے موقع پر گوشت کی تقسیم بھی بعض اوقات نمود ونمائش کی نظر ہو جاتی ہے۔گوشت کی تقسیم کے دوران غریب رشتے داروں اور ہمسائیوں اور جاننے والوں کو بھلا دیا جاتا ہے اور وہ بیچارے عید کے روز بھی سارا دن گوشت کا انتظار کرنے کے بعد دال روٹی ہی کھاتے ہیں اس لئے اس موقع پر خاص طور پر ان لوگوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ جنہوں نے قربانی نہیں کی۔

گوشت کی تقسیم کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرلیں۔ایک حصہ غرباء و فقراء میں تقسیم کردیں، دوسرا دوست احباب اور رشتہ داروں میں اور تیسرا حصہ اپنے گھر والوں کے لئے رکھ لیں اور خود بھی کھائیں۔اگر گھر والے افراد زیادہ ہیں تو زیادہ یا سارا گوشت بھی گھر کے استعمال میں لاسکتے ہیں اور ذخیرہ بھی کرسکتے ہیں کہ حدیثِ پاک میں ارشاد ہے کہ

حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے منع فرمایا تھا کہ تین دن کے بعد گوشت نہیں کھاسکتے۔اس کے بعد دوسرے سال فرمایا کہ اپنی قربانیوں کا گوشت کھا بھی سکتے ہو، جمع بھی کرسکتے ہو اور ذخیرہ بھی بناسکتے ہو (مسلم)۔

جانور کی کھال اور دوسری اشیاء

جانور کی کھال اور دوسری اشیاء مثلاً رسی، جھول، گھنگرو وغیرہ کو بیچ کر انکی قیمت اپنے استعمال میں نہیں لائی جاسکتیں۔حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے اپنی قربانی کی کھال کو بیچا اس کی قربانی نہیں ہوگی (سنن کبریٰ)۔

بعض لوگ قربانی کی کھال کو اس نیت سے فروخت کرتے ہیں کہ اس کی رقم صدقہ کردیں گے تو پھر اس کو بیچنا جائز ہے، حدیثِ پاک میں جو بیچنے کی ممانعت آئی ہے کہ وہ اپنی ذات کے لئے ہے۔اس کے علاوہ اس معاملے کی طرف بھی اکثر لوگوں کی توجہ نہیں ہوتی کہ قربانی کی کھال یا گوشت وغیرہ یا سری پائے وغیرہ قصاب کو اجرت میں دینے کا لالچ دے کر یا بات کر کے اجرت کم کروالیتے

ہیں۔اس طرح وہ چیز (کھال، گوشت وغیرہ) رقم کے عوض ہو گئیں اور یوں آپ نے وہ قصاب کے ہاتھوں فروخت کر دی، اس طرح کرنے سے قربانی نہ ہو گی۔ ہاں قصاب سے مقرر نہ ہو اور نہ اسے امید ہو اور پھر ویسے ہی خوشی سے دے دیں جیسے دوسرے مسلمانوں کو دیتے ہیں تو پھر حرج نہیں ہے۔اجرت ان چیزوں سے الگ مقرر کرے۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

قربانی کی کھال کو نہ بیچو اور ذبح کرنے والے آدمی کو کھال اجرت میں نہ دو۔

اور حضور اقدس ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حکم فرمایا تھا کہ جانور کی کھالیں اور لگامیں صدقہ کر دو۔ پس قربانی کی کھال، رسی، گلے کا ہار، گھنگرو اور ہر وہ چیز جو اس کے ساتھ منسلک ہے اس کو صدقہ کر دے۔

جو قربانی نہ کر سکے

اگر کوئی شخص مالدار نہ ہو اور غریب ہونے کی وجہ سے قربانی نہ کر سکے تو وہ بھی قربانی کرنے کا اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے۔اس کے دو طریقے ہیں اور دونوں پر عمل کر لے۔

1. حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یوم اضحیٰ کا حکم دیا گیا ہے، اس دن کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے عید بنایا۔ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ بتائیے کہ اگر میرے پاس منیحہ (یعنی وہ جانور جو دوسرے نے اسے اس لئے دیا ہو کہ یہ کچھ دن اس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے پھر مالک کو واپس کر دے) کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اس کی قربانی کر دوں؟ فرمایا! نہیں۔ ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیر ناف کو مونڈ و اسی میں تمہاری قربانی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری ہو جائے گی یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو اسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا (ابوداؤد، سنن نسائی)۔
2. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی فقیر ہو اور اس کو قربانی کی توفیق نہ ہو تو کیا کرے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بعد نمازِ عید کے اپنے گھر میں آ کر دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ کوثر تین مرتبہ پڑھے پس اللہ تعالیٰ اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا (رکنِ دین)۔

قربانی کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَ لَا دِمَآؤُہَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ

اللہ تعالیٰ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، ہاں تمہاری پرہیز گاری اس تک پہنچتی ہے (سورۃ الحج۔آیت 37)۔

قربانی کا مقصد صرف جانور لاکر ذبح کر دینا نہیں ہوتا بلکہ حقیقت میں قربانی کا مقصد کچھ اور ہوتا ہے کہ قربانی کرنے کے اس ظاہری فعل سے ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کے حکم کی فضیلت اور اس کا خوف ومحبت پیدا ہو۔ جب ہم رقم خرچ کر کے جانور لاتے ہیں اور اس کی خدمت کرتے ہین اسے پالتے ہیں اور ہمیں اس سے انس ہو جاتا ہے پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں تو در حقیقت یہ قربانی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو راضی کرنے کے لئے اور دین کی راہ میں پیاری سے پیاری چیز یا مال واولاد یا خواہشات قربان کرنی پڑیں تو دریغ نہیں کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی رضا کو ان سب پر فضیلت دینی چاہئے۔

قربانی کرتے وقت ہم یہ بات ضرور سوچیں کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے حکم کو فوقیت دیتے ہیں یا کہ اپنی خواہشات اور محبتوں کو؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی رضا ومحبت کے لئے اپنی خواہشات اور محبت کو قربان کرتے ہیں؟ ہم میں سے اکثر لوگ زندگی کی خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہیں، ان کو چھوڑنا ہمارے لئے بہت ہی مشکل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے حکم کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ کاش ہم حقیقت میں کامل مسلمان بن جائین کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے حکم اور رضا کے سامنے اس کی توفیق سے اپنی محبتوں، خوشیوں، جان ومال، لذات وخواہشات حتیٰ کہ سب کچھ قربان کرنے کا حوصلہ اور عزم وہمت رکھتے ہوں۔ "آمین"

اللہ تعالیٰ ہمیں قربانی کے ظاہری اور باطنی فیوض وبرکات بھی عطا فرمائے اور اس کے مقصد کو سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

ذوالحجہ اوراس کی عبادات

1 اس ماہ کی خصوصا اول دس دن اوردس راتوں کی بے انتہا فضیلت ہے۔حدیثِ پاک میں ہے کہ رمضان المبارک تمام مہینوں کا سردار مہینہ ہے اوراز روئے حرمت سب سے زیادہ ''ذوالحجہ'' ہے (رکنِ دین)۔

2 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس مہینے کاایک روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہےاوراس مہینہ کی دس راتوں میں عبادت کرناثواب میں شب قدر کے برابر ہے(رکنِ دین)۔

3 آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اللہ ﷻ کے نزدیک ذوالحجہ کی دس راتوں میں عبادت کرنے سے زیادہ محبوب عبادت کوئی نہیں۔ان دنوں میں ایک روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہےاوران دس راتوں میں ہر ایک رات میں عبادت کرناثواب میں ایک سال کی عبادت کے برابر ہے(مشکوٰۃ)۔

روزے

1 ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ چارچیزوں کونبی کریم ﷺ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔یوم عاشورہ کاروزہ۔(ذوالحجہ کے) دس دن یعنی پہلے نو دن کے روزے۔ہر مہینے (ایام بیض کے) تین دن کے روزے۔نمازِ فجر سے قبل دو رکعتیں (مشکوٰۃ)۔

2 حضوراقدس ﷺ نے فرمایا کہ جویکم ذوالحجہ کوروزہ رکھے گویااس نے اللہ ﷻ کی راہ میں دو ہزار برس تک اس طرح جہاد کیا کہ ایک لحہ بھربھی آرام نہ کیا۔دوسرے دن کے روزہ کاثواب یہ ہے کہ گویا اس نے دو ہزار برس عبادت کی اور تیسرے دن جوکوئی روزہ رکھے تو گویااس نے تین ہزار غلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے لئے آزاد کئے اوراگر چوتھے دن کاروزہ رکھے تواس کوثواب چار ہزار برس کی عبادت کاملتا ہےاور پانچویں دن کے روزے کاثواب پانچ ہزارننگوں کوکپڑا پہنانے کا ہےاور چھٹے دن روزہ رکھنے کاثواب چھ ہزارشہیدوں کے برابر ہےاورساتویں دن روزہ رکھنے والے پرساتوں دروازے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں اور آٹھویں دن روزہ رکھنے والے پر آٹھوں دروازے بہشت کے کھل جائیں گے(رکنِ دین)۔

3 سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عہد رسالت میں ایک شخص گانے بجانے کو دوست رکھتا تھا مگر جب ذوالحجہ کا چاند نظر آجاتا تو روزے رکھنا شروع کر دیتا۔ محبوب کبریا ﷺ نے اس شخص کو بلا کر پوچھا کہ تو کس وجہ سے ان دنوں کا روزہ رکھتا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ دن حج کے دنوں میں سے ہیں مجھے یہ بات پسند آئی کہ اللہ ﷻ مجھے حاجیوں کی دعاؤں میں شریک فرمائے۔

سید الانبیاء والمرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تجھے ہر دن کے روزے کے بدلہ میں ایک سو مسلمان غلاموں کو آزاد کرنے اور ایک سو اونٹ کے صدقہ کرنے اور سو گھوڑے اللہ ﷻ کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا۔ اور یوم ترویہ کے روزے کے بدلے ایک ہزار غلام آزاد کرنے اور ایک ہزار اونٹ صدقہ کرنے اور ایک ہزار گھوڑوں کو اللہ ﷻ کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا۔ اور عرفہ کے روزے کے بدلے میں دو ہزار غلاموں کو آزاد کرنے اور دو ہزار اونٹ کے صدقہ کرنے اور دو ہزار گھوڑے اللہ ﷻ کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا (غنیۃ الطالبین)۔

4 ان دنوں میں عرفہ (نویں ذوالحجہ) کا دن بڑا معظم دن ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے مگر حاجی عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے تا کہ مناسک حج ادا کرنے میں سستی نہ ہو (فضائل ایام والشہور)۔

5 حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عشرہ ذوالحجہ کی راتوں میں بصرہ کے ایک قبرستان میں تھا تو میں نے ایک قبر سے نور کی شعاعیں نکلتی دیکھیں۔ یہ دیکھ کر میں بڑا حیراں ہوا تو اتنے میں آواز آئی کہ اے سفیان ثوری! اگر تو نے بھی نو دن ذوالحجہ کے روزے رکھے تو تیری قبر سے بھی اسی طرح نور نکلے گا (نزہۃ المجالس)۔

6 ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک دوست کے آگے دس نور دیکھے اور اپنے آگے صرف دو نور نظر آئے۔ اس سے مجھے تعجب ہوا تو اتنے میں مجھے بتایا گیا کہ تیرے دوست نے دس سال عرفہ کا روزہ رکھا تھا اس لئے اس کے آگے دس نور ہیں اور تو نے صرف دو سال عرفہ کا روزہ رکھا تھا اس لئے تیرے آگے صرف دو نور ہیں (نزہۃ المجالس)۔

نوافل

1 حدیثِ پاک میں ہے کہ جو شخص اول رات ذوالحجہ میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے تو اللہ ﷻ اس کے لئے بے شمار ثواب لکھتا ہے (فضائل ایام والشہور)۔

2 اگر کوئی اس مہینہ کی کسی پچھلی تہائی رات میں چار رکعت نفل پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ اور سورۂ فلق اور سورۂ والناس ایک ایک مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّتِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَیُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ ٥ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا رَبَّنَا جَلَّ جَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ بِکُلِّ مَکَانٍ ٥

پھر جو چاہے دعا مانگے قبول ہوگی۔ اس کا اجر اسی طرح ہی ہے جیسے کسی نے بیت اللہ شریف کا حج کیا ہو اور حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اطہر کی زیارت کی ہو۔

اگر دس راتوں میں اس نماز کو اس طرح پڑھتا رہے گا تو اللہ ﷻ اس کو فردوس اعلیٰ میں داخل فرمادے گا اور اس کی برائیاں مٹادے گا اور فرمائے گا کہ اب نئے سرے سے عمل شروع کر (غنیۃ الطالبین)۔

3 حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی دسویں ذوالحجہ تک ہر رات وتروں کے بعد دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر اور سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے تو اس کو اللہ تعالیٰ مقام اعلیٰ علیین میں داخل کرے گا اور اس کے ہر بال کے بدلے میں ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب پایا (رکنِ دین)۔

4 جو شخص عرفہ کی رات میں دو رکعت نفل پڑھے۔ پہلی میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ آیت الکرسی

اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ ﷻ قیامت کے دن اس نماز کی برکت سے اس شخص کی سفارش سے بمعہ اس کے ستر آدمی بخشے گا۔

5 جو کوئی شبِ عرفہ (نویں ذوالحجہ کی رات) کو سو رکعت نفل ادا کرے گا اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک یا تین مرتبہ پڑھے تو اللہ ﷻ اس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا اور اس کے لئے جنت میں یاقوت کا سرخ مکان بنایا جائے گا (فضائل ایام والشہور)۔

6 جو کوئی دسویں ذوالحجہ کی رات کو چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ والناس ایک ایک مرتبہ پڑھے اور بعد سلام ستر مرتبہ سبحان اللہ اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے تو تمام گناہ اس کے بخش دیئے جائیں گے (رکنِ دین)۔

7 جو کوئی شب نحر یعنی دسویں ذوالحجہ کی رات کو جس کی صبح عید ہوتی ہے بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے تو تمام گناہوں سے پاک ہوا اور اس نے ستر برس کی عبادت کا ثواب حاصل کی (رکنِ دین)۔

8 جو شخص قربانی کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس پانچ بار پڑھے تو وہ شخص حاجیوں کے ثواب میں شامل ہوا اور اس کی قربانی قبول ہوئی (راحۃ القلوب)۔

9 جو شخص ذوالحجہ کے جمعہ کے روز چھ رکعت نفل پڑھے گا ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ٥

پھر دس مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ ﷻ اس کو سب سے پہلے جنت میں داخل فرمائے گا (فضائل ایام والشہور)۔



آیات مبارکہ

1 اور ہم نے آپ ﷺ کا ذکر آپ ﷺ کی خاطر بلند کر دیا (4-94)۔ 2 بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول ﷺ جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان (9-128)۔ 3 اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر پہل نہ کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی ﷺ کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے تم، ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع (نہ) ہو جائیں اور تم کو خبر نہ ہو (1,2-49)۔ 4 بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول ﷺ کے پاس، (یہ) وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لیا ہے انکے کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے (49-3)۔ 5 بے شک اللہ اور اس کے فرشتے آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام (33-56)۔ 6 اے ایمان والو !اللہ سے ڈرو اور صدیقین کے ساتھ ہو جاؤ (9-119)۔ 7 اور اپنے آپ کو روکے رہو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو ان سے مت پھیریئے۔(18-28)۔ 8 کیا مومنوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیے جھک جائیں (57-16)۔ 9 سو خرابی ہے ان کے لئے جن کے دل اللہ کی یاد سے سخت (غافل) ہیں (39-22)۔ 10 تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو خیر کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں (3-104)۔ 11 بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم نہیں جانتے (24-19)۔

حدیثِ مبارکہ

1 میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دیں گئیں (متفق علیہ)
2 میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے (بخاری شریف)۔ 3 تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاد اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری شریف)۔ 4 اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ترمذی)۔ 5 میری اُمت میں سے بعض وہ ہیں جو ایک پوری جماعت کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک قبیلے کی اور بعض ایک کنبے کی اور بعض ایک آدمی کی یہاں تک کہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے (ترمذی)۔ 6 (اللہ تعالیٰ نے) زمین پر انبیاء کرام علیہ السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے لہٰذا اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں (ابن ماجہ، مشکوۃ)۔ 7 قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے یا اللہ تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہو گی (ترمذی) 8 تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے (ابن ماجہ)۔